رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ... کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے


# الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)


مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی۔ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۸۷ | مورخہ ۸ مئی سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۱۰ رمضان سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹


## فہرست مضامین



Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کسی قدر نزلہ کی شکایت ہے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب روزانہ درس قرآن کریم دیتے ہیں۔ جسمیں مردوں کے علاوہ عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔

تحفہ پرنس آف ویلز اردو کا پہلا ایڈیشن قریباً ختم ہوچکا ہے۔ اور دوبارہ چھپوانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

چندہ خاص کی وصولی کے لئے مستورات بھی کوشش کررہی ہیں۔ کہ اپنے ذمہ کا ایک ہزار روپیہ جلدی جمع کردیں۔

## احمدیہ مشن لنڈن کی رپورٹ

الحمد للہ اس ملک میں سلسلہ احمدیہ کی اسلام پھیلانے کی کوششیں نتیجہ خیز ثابت ہورہی ہیں۔

مسجد میں ایتوار کو جو لیکچر ہوتے ہیں۔ ان میں انگریز اور ہندوستانی حاضرین کی کافی تعداد ہوتی ہے۔ سامعین لیکچروں کے بعد کی بحث میں بہت دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ میرے علاوہ پچھلے دو ماہ میں مندرجہ ذیل معزز احباب نے بھی لیکچر دئے:۔

(۱) پروفیسر ایچ۔ ایم۔ لیون۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی

(۲) مسٹر اے۔ جے۔ ٹنگ (لسان الدین)

(۳) مسٹر ابوبکر آگسٹو

علاوہ ازیں باہر کی سوسائٹیوں اور ایسوسی ایشنوں میں بھی ان کی دعوت پر لیکچر دئے جاتے ہیں۔

اسلام کی دعوت کو صرف تعلیم یافتہ اور سربرآوردہ لوگوں تک ہی محدود نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ عوام کو بھی ہائیڈ پارک میں لیکچروں کے ذریعہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ ہائیڈ پارک میں ہفتہ میں تین دن لیکچر دئے جاتے ہیں۔ اور سینکڑوں انگریز مرد اور عورتیں سنتے ہیں۔

لنڈن کے پر ہجوم حصوں میں عیسائی مشنریوں کی تبلیغ تثلیث کے پہلو بہ پہلو احمدی مبلغین کا خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت رسول کریم کی رسالت کا وعظ بہت خوش کن منظر ہوتا ہے۔ اور اسلام کا پیغام بلند ترین آواز میں پہنچایا جاتا ہے۔

الحمد للہ ہمارے لیکچر اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئے ہیں

اسلام کے برخلاف بعض بہت بڑی غلط فہمیوں کو دور کر رہے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کے متعلق بعض ایسے عقائد بھی منسوب کئے جاتے ہیں۔ جن کا ان کو کبھی خواب میں بھی خیال نہ آیا ہو گا۔ مثال کے طور پر میں یہ چند باتیں لکھتا ہوں:۔

یہاں کے لوگ خیال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ:۔

(۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفن مدینہ میں ہوا میں معلق ہے کیونکہ نہ اسکو زمین قبول کرتی ہے نہ آسمان۔

(۲) مسلمان حضرت محمد کو پوجتے ہیں۔

(۳) مسلمان سورج کی بھی عبادت کرتے ہیں۔

(۴) اسلام کی رو سے عورتوں میں روح نہیں ہوتی۔

اسلامی تلوار اور تعدد ازدواج کے برخلاف اکثر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ جن کو پورے طور پر دور کرنے کے لئے ایک لمبے عرصہ اور مسلسل وسیع تبلیغ کی ضرورت ہے ترکوں کے مظالم اور آرمینیوں کے قتل کے متعلق بھی بہت دفعہ سوالات کئے جاتے ہیں۔ عیسائی لوگ آج کل مسلمانوں کی پولیٹیکل کمزوری سے بھی اپنے مذہب کی اشاعت میں فائدہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر عیسائیت کی اپنی روحانی حالت بالکل دیوالیہ کی سی ہے۔ اور عملاً وہ اسلام کے مقابلہ سے عاجز ہے۔ مغرب میں دہریت کا زور ہے۔ اور قریباً ۷۰ فیصدی لوگ ایسے ہیں جو عملی طور پر لامذہب ہیں۔ اسلام کی یہاں سخت ضرورت ہے۔ اور اس کی کامیابی یقینی ہے۔ اگر کسی بات کی دیر ہے۔ تو وہ ہماری طرف سے کوشش ہے۔

مندرجہ ذیل اشخاص نے پچھلے دنوں اسلام قبول کیا ہے:۔

| | اسلامی نام |
|---|---|
| (۱) مسٹر جارج ولیم ہارلو۔ | ولی اللہ |
| (۲) مسٹر ایچ ٹے والس لیک ۔۔ | عبدالحق |
| (۳) مسٹر سڈنے بلاشل | |

خاکسار

مبارک علی مسلم مشنری از لنڈن
۱۶ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء

# اخبار احمدیہ

## احباب کو اطلاع

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت جو یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اگر بیرونجات کے تیس قابل اصحاب قرآن کریم پڑھنے کے لئے تیار ہوں۔ تو حضور ایک یا دو ماہ میں انہیں سارا قرآن کریم ختم کرا دینگے۔ انشاء اللہ۔ اس کے متعلق احباب کو یاد رہے۔ کہ اس کی غرض جو تجویز ہے کہ بیرونی جماعتوں میں ایسے اصحاب پیدا کئے جائیں جو دوسروں کو قرآن کریم پڑھا سکیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ جماعتیں اپنی طرف سے منتخب کر کے ایسے اصحاب کے نام بھجوائیں۔ جو قادیان ایک دو ماہ کے عرصہ کیلئے آئیں۔ اور قرآن کریم پڑھ لینے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے بیان فرمودہ حقائق کو اخذ کر لینے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور پھر جماعت میں درس دینے کے لئے تیار ہوں۔

خاکسار رحیم بخش ایم اے افسر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

## نوشہرہ میں آریوں سے مباحثہ

منشی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ نوشہرہ نے اس مباحثہ کا حال لکھا ہے۔ جو دس تاریخ کو مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل اور مہاشہ گیان بھکشو کے درمیان ہوا۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

مولوی صاحب نے آریہ مناظر سے قریباً ۹ سوالات کئے۔ مثلاً (۱) وید کے الہامی اور ازلی ہونے کا ثبوت (۲) وید تین ہیں یا چار (۳) وید کن اعمال کے نتیجہ میں ملے (۴) رشیوں کی خصوصیت کیا ہے کیوں نہ دوسرے لوگوں پر ویدوں کا نزول ہوا۔ وغیرہ۔ جب مہاشہ جی کوئی جواب نہ دے سکے۔ تو گھبرا کر بول اٹھے۔ کہ قادیانی بزرگوں نے الحمد اعضات کی ایک لسٹ تیار کر کے نوٹس کے ساتھ نیچے لگا دئیے ہیں۔ مباحثہ کا اچھا اثر ہوا۔ مسلمانوں میں اس تقریب سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ سلسلہ بھی کی گئی۔

نوشہرہ میں تبلیغ ۱۰ - اپریل کو مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی تلونڈی کھجور والی میں تشریف لائے۔ ایک وفد کے ذریعہ تمام معتبر لوگوں کو وعظ سننے کی دعوۃ دیگئی۔ وعظ کے وقت دیگر مذاہب کے لوگ مثلاً سکھ، ہندو، عیسائی بھی آئے۔ اور چند معزز غیر احمدی بھی۔ باقی غیر احمدیوں نے ایک مجمع کر کے فساد کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ان کے قریباً دو سو آدمی آمادہ بہ فساد ہو کر وعظ کے مجمع پر پتھر مارنے لگے۔ غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی ان فسادیوں کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر بے سود۔ آخر فساد کو رکتا نہ دیکھ کر آدھ گھنٹہ کے بعد جلسہ بند کر دیا گیا۔ خاکسار کرم الٰہی تلونڈی کھجور والی۔

## درخواست دعا

میرے بھائی مولوی محمد احمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ سنگرہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار نور الدین سنگرہ کھنگ (۲) برادر خواجہ اسد جو گلگت میں بعارضہ درد معدہ سخت بیمار ہے۔ جملہ احباب برادر موصوف کی صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ عبد الغفار کشمیری حال نزیل امرتسر

(۳) خاکسار کے دونوں لڑکے کئی روز سے بیمار ہیں دونوں کو کھانسی شدت سے ہے۔ قریباً ایک ماہ گذر چکا ہے اب ساتھ ہی تپ شروع ہو گیا ہے۔ ہر دو کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد ابراہیم چک $\frac{6}{11\cdot L}$

## نماز جنازہ

منشی سید بدل علی صاحب نے جو حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے سابقون الاولون خدام میں سے تھے۔ اور جن کے پاس حضرت صاحب ممدوح کے دست مبارک کا ایک قطعہ خط موجود تھا۔ ایک لمبے عرصہ کی علالت کے بعد مورخہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ تمام احمدی برادران اور بزرگان سے عرض ہے کہ ان کے لئے جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ عاجز صمصام الدین از جانب سید طفیل علی و توکل علی صاحبان سونگاہ

(۲) خان فضل الٰہی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کنجاہ مقام اکونہ ضلع بھرائچ میں چند یوم بخار سے بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب احمدی جماعت سے نماز جنازہ اور دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نور الدین کنجاہ۔

(۳) میاں مجید خان کا اکلوتا لڑکا درویش احمد خان کو لمبو (لنکا) میں فوت ہو گیا۔ احباب ضرور نماز جنازہ پڑھیں۔ اللہ کریم مجید خان صاحب

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دار الامان - ۸ رمئی سنہ ۱۹۲۲ء

# کیا مخالفین اسلام پر تشدد کرنا قرآن کریم کی تعلیم ہے

گاندھی جی نے اپنی ایک چٹھی بنام مولوی عبد الباری صاحب میں لکھا تھا کہ :-

"قرآن شریف کا مطالعہ کر رہا ہوں اسمیں کسی جگہ تشدد کی تعلیم نہیں آئی"

جناب گاندھی کے اس قول کے دو معنے ہو سکتے ہیں - اول یہ کہ قرآن کریم اس قسم کے تشدد کی تعلیم نہیں دیتا - جو مسلمان اس کی طرف منسوب کرتے ہیں - کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو صرف اس وجہ سے کہ وہ مسلمان نہیں - قتل کر دینا چاہیئے - اور مخالفین اسلام پر محض ان سے مذہبی اختلاف رکھنے پر تشدد اور سختی کرنی چاہیئے - مگر گاندھی جی فرماتے ہیں کہ انکو اس قسم کی تعلیم قرآن کریم میں کسی جگہ نہیں ملی - اگر ان کا یہی مطلب ہے - تو ان کا خیال درست ہے - قرآن عظیم میں اس قسم کی تعلیم قطعاً نہیں پائی جاتی +

دوسرے معنے گاندھی جی کے اس قول کے یہ ہو سکتے ہیں - کہ قرآن کریم میں مطلق تشدد یعنی کسی موقع پر بھی قوت کے استعمال کا ذکر نہیں - بلکہ عیسائیت کی طرح اس کی تعلیم بھی یہ ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں ہمیشہ سر جھکائے رکھو - اور اس کی ایذا رسانی اور شر کو روکنے کی کوشش نہ کرو - اگر گاندھی جی کا یہ مطلب ہو - تو ہم صاف طور پر کہتے ہیں - کہ وہ قرآن کریم کے منشاء اور اس کی تعلیم کو نہیں سمجھے +

مگر یہاں تک ہم خیال کرسکتے ہیں - گاندھی جی کے قول کے معنے وہی ہیں جو ہم نے پہلے بیان کئے لیکن حیرت ہے - کہ ایک غیر مذہب کے شخص نے قرآن کریم کی ایک تعلیم کو صحیح سمجھ کر جب اس کا اظہار کیا تو مسلمان کہلانے والوں کو کیا ہو گیا - کہ وہ اپنے غلط اور اسلام کے لیئے قابل شرم خیال کو ہی درست بتانے لگے - اور اپنی تائید میں بعض آیات قرآنی کو بھی کانٹ چھانٹ کر پیش کرنے لگے -

مثلاً گاندھی جی کی مذکورہ بالا چٹھی کے متعلق مسلمانوں کا ایک اخبار جس کا نام "مدینہ" ہے ۹ اپریل کے پرچہ میں لکھتا ہے :-

"مہاتما گاندھی کو قرآن مجید میں تشدد کا حکم نہیں ملا - مولانا حسرت موہانی کو چاہیئے - کہ وہ مہاتما گاندھی کی اس غلط فہمی کو دور کر دیں - غالباً سیل صاحب کے ترجمہ سے انھوں نے استفادہ حاصل کیا ہے - مگر وہ سر سے غلط ہے - فاقتلوھم حیث ثقفتموھم اور اذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب کی تفسیر سے ان کو آگاہ کر دینا چاہیئے"

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ "مدینہ" کے نزدیک اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ غیر مسلموں کو جہاں پاؤ - ان کے کفر کی وجہ سے انہیں قتل کر ڈالو -

اسلام کے نادان دوستوں کے اسی قسم کے خیالات کے باعث یہ پاک مذہب دنیا کی نظروں میں قابل اعتراض بن رہا ہے - اور مخالفین اسے تلوار کا مذہب قرار دیکر لوگوں کو اس سے متنفر کر رہے ہیں - اگرچہ گاندھی جی نے اظہار صداقت کے طور پر نہیں مصلحت وقتی کی بنا پر ہی اعلان کیا - کہ قرآن میں تشدد کی تعلیم نہیں ہے - مگر وہ لوگ جو اسلام سے ناواقف مسلمانوں کے خیالات سے واقف تھے - ان کی طرف سے گاندھی جی کے اعلان کے متعلق کہدیا گیا کہ :-

"ہمیں شک ہے - کہ خود مسلمان بھی یہ پوزیشن منظور کرنے کو طیار ہونگے یا نہیں - قرآن شریف میں تشدد سے حسب ضرورت کام لینے کی ہدایت ہے - اسی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے مسلمان مختلف وقتوں میں تشدد سے کام لیتے رہے اور لوگوں کو مسلمان بناتے رہے" (پرکاش ۹ اپریل)

مسلمانوں کے متعلق "پرکاش" کا شک تو درست نکلا - لیکن اس کا یہ خیال درست نہیں کہ قرآن کریم میں اس قسم کے تشدد کی تعلیم دی گئی ہے جس پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کو مسلمان بنایا جاتا رہا ہے - اسلام زبردستی مسلمان بنانے کو قطعاً جائز نہیں رکھتا - خیر یہ تو الگ مسئلہ ہے لیکن افسوس یہ ہے - کہ مسلمان خود اس قسم کے خیالات پیدا کر کے مخالفین کو موقع دیتے ہیں - جیسا کہ اخبار مدینہ کی تحریر سے ظاہر ہے - چونکہ مدینہ نے اپنے غلط خیال کی تائید میں قرآن کریم کی آیات کے دو نا تمام ٹکڑے پیش کئے ہیں اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سیاق سباق کو پیش کر کے بتایا جائے کہ ان کا کیا مطلب ہے - اور وہ کن لوگوں اور کس موقعہ کے متعلق استعمال ہوئے ہیں -

پہلا ٹکڑا وہ آیت کا یہ پیش کیا گیا ہے - فاقتلوھم حیث ثقفتموھم - اصل میں فاقتلوھم نہیں واقتلوھم ہے - اور اس کے لفظی معنے یہ ہیں اور انہیں جس جگہ پاؤ - قتل کر دو - ظاہر ہے کہ نامکمل اور نا تمام فقرہ ہے - کیونکہ اس سے پتہ نہیں لگتا کہ کن لوگوں کے متعلق استعمال ہوا ہے - اور کن کی نسبت کہا گیا ہے - کہ انہیں جہاں پاؤ - قتل کر دو - اس کے لئے وہ موقع دیکھنا ضروری ہے - جہاں یہ الفاظ آئے ہیں - قرآن کریم میں دو جگہ مذکورہ بالا آیت کا ٹکڑا استعمال ہوا ہے - (۱) سورہ بقرہ کے رکوع ۲۴ میں (۲) سورہ نساء رکوع ۱۲ میں - پہلے مقام پر آتا ہے - وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین واقتلوھم حیث ثقفتموھم واخرجوھم من حیث اخرجوکم والفتنۃ اشد من القتل جس کا مطلب یہ ہے کہ اے مسلمانو تم ان لوگوں سے دین کے رستہ میں لڑو - جو تم سے لڑتے ہیں - یعنی تم سے لڑائی میں ابتدا کرتے ہیں - اور اگرچہ تمہارا ان سے لڑنا دفاعی ہے تو بھی اس بات کا خاص خیال رکھو کہ کوئی زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ تم حد سے بڑھنے اور زیادتی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا - وہ لوگ جو تم سے لڑتے ہیں اور تمہیں ان سے دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی ہے - وہ چونکہ تمہیں نقصان پہنچانے کیلئے ہر وقت موقعہ کی تاک میں لگے رہتے ہیں اسلئے ایسے لوگوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو - اور ان مقامات سے انکو نکال دو - جہاں انہوں نے تم کو نکالا اور یاد رکھو - انکو قتل کرنے کی اسلئے ضرورت ہے کہ اس سے فتنہ مٹ جائیگا - اور تم نہیں جانتا کہ روز کی فتنہ انگیزیاں قتل سے زیادہ سخت ہیں

یہ ان آیتوں کا ترجمہ ہے۔ کیا اس سے یہ نکلتا ہے کہ ہر مخالف سے خواہ مخواہ جنگ کرتے پھرنا چاہیئے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو تم سے دین کی خاطر لڑتا ہے۔ تم بھی اس سے لڑو۔ اور یہ وہ تعلیم ہے کہ جس پر معقولیت کے ساتھ کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا

دوسرے مقام یعنی سورہ نساء رکوع ۱۲ میں آتا ہے۔ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کچھ ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں سے بھی اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں۔ مگر جب کبھی انہیں موقع ملتا ہے۔ تو مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر تم سے ایک طرف نہ ہو جائیں۔ اور صلح کی التجا نہ کریں۔ اور اپنے ہاتھوں کو تمہارے قتل سے نہ روکیں۔ تو پکڑو ان کو اور قتل کرو انہیں جہاں تم پاؤ۔

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ انہیں لوگوں کے متعلق وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ آیا ہے۔ جو مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شامل ہوتے ہیں۔ نہ کہ ہر اس شخص کیلئے آیا ہے جو مسلمان نہ ہو۔

دوسری آیت کا ٹکڑا جو مدیر نے پیش کیا۔ یہ ہے فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ جو سورہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چوتھی آیت کا ہے اور پوری آیت اس طرح ہے۔ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا

فرمایا جب تم سے کافر میدان جنگ میں ملیں تو ان کی گردنیں اڑا دو۔ اور ان سے یہانتک لڑو کہ ان کی قوت ٹوٹ جائے۔ اور ان کو مضبوطی کے ساتھ قید کر لو۔ پھر جب لڑائی ختم ہو جائے۔ تو احسان کے طور پر یونہی چھوڑ دو یا معاوضہ لیکر چھوڑ دو۔

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ میدان جنگ کے متعلق ہے کہ جب کافر لڑ رہے ہوں۔ تو ان سے یہ سلوک ہونا چاہیئے۔

غرض قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی اس قسم کا ذکر ہے۔ وہ انہیں لوگوں کے متعلق ہے جو مسلمانوں سے لڑتے۔ مسلمانوں کو قتل کرتے۔ اور نقصان پہنچاتے تھے۔ اور اسے تشدد اور سختی کی تعلیم نہیں کہا جا سکتا یہ تو خود حفاظتی اور دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کی تعلیم ہے۔

## تحفہ شہزادہ ویلز پر معاصر ذوالفقار کا ریویو

شیعہ اصحاب کے ہفتہ وار اخبار "ذوالفقار" لاہور نے اپنے ۲۴ راپریل ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بے نظیر تصنیف پر جس کا نام "تحفہ شہزادہ ویلز" ہے۔ اور جس میں پرنس آف ویلز کو دعوت اسلام دی گئی ہے۔ ریویو کیا ہے جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے

جس اصل کو مد نظر رکھکر ریویو لکھا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ "بڑی بے انصافی ہو گی۔ ہم ایک اچھے کام کو اچھا اور برے کام کو برا نہ کہیں" اسی اصل پر اگر دوسرے لوگ بھی جو ہم سے مذہبی اختلاف رکھتے ہیں۔ کاربند ہوں۔ تو نہ صرف بہت سی غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں۔ بلکہ آپس کے تعلقات بھی خوشگوار ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اکثر معاصرین ہمیشہ مخالفانہ روش پر چلتے ہیں۔ اور ہماری اچھی سے اچھی بات کا اعتراف کرنا بھی انہیں گوارا نہیں ہوتا۔ اسکی بڑی وجہ تو یہ ہے کہ عوام کی مخالفت سے ہچکچاتے ہیں۔ لیکن ایسی باتوں کی ان لوگوں کو پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ جو دیانتداری اور انصاف پسندی سے کام کرنے والے ہوں۔ بلکہ انہیں معاصر ذوالفقار کی طرح جرأت اور دلیری سے کام کرنا چاہیئے۔ اور حق کو حق کہنے سے باز نہیں رہنا چاہیئے۔

معاصر ذوالفقار کی ہم اس وجہ سے تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اس نے دیگر معاصرین کے سامنے ایسا طرز عمل پیش کیا ہے۔ جو شریفانہ ہونے کے ساتھ ہی بہت سے فوائد کا بھی موجب ہو سکتا ہے۔

## پنجاب میں مسلمانوں کا روزانہ انگریزی اخبار

ایک عرصہ سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی آبادی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ایک روزانہ انگریزی اخبار جاری ہو۔ جو مسلمانوں کے مذہبی۔ قومی اور ملکی حقوق کی نگہداشت کرے۔ حکام اور گورنمنٹ تک ان کے معاملات کو صحیح اور مدلل طور پر پیش کرے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ لاہور سے ایک ایسی اخبار کے جاری کرنے کا اعلان مولوی عبد الحق صاحب مالک رفاہ عام سٹیم پریس نے کیا ہے۔ ان کا ارادہ ہے کہ اگر کم از کم ایک ہزار بھی خریدار مہیا ہو جائیں۔ تو وہ عید الفطر کے دن پہلا پرچہ شائع کر دینگے۔ اس کے متعلق جہاں ہم مسلمانان پنجاب سے یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اس موقعہ کو رائگاں نہ جانے دیں۔ اور ہمت کر کے اخبار کو منصۂ شہود پر لے آئیں۔ وہاں مولوی عبد الحق صاحب سے بھی کہینگے۔ کہ وہ اخبار کی اشاعت سے پہلے کافی تعداد میں خریداروں کے مہیا ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ خود اخبار کو اپنے خریدار پیدا کرنے کے قابل بنائیں۔

## آسمان سے کوئی نہیں آئیگا

اب تو گننا بھی مشکل ہو گیا۔ کہ مسلمان اپنی اس خواہش کا کتنی دفعہ اظہار کر چکے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ نازل ہوں۔ اور امام مہدی ظاہر ہوں۔ جب کوئی قومی مرثیہ یا مناجات لکھتا یا مصائب و مشکلات سے گھبرا کر چارہ کار سوچتا ہے۔ تو یہی کہتا ہے۔ کہ الٰہی حضرت عیسیٰ کو بھیجئے۔ اور امام مہدی کو ظاہر کیجئے۔ ۲۵ راپریل کے مدینہ میں "مناجات بحضور سرور کائنات" شائع ہوئی ہے جس میں صاحب نظم فرماتے ہیں۔ ؎

"کہ بیچہ بگو" از آسماں مہدی فرستد از لطف خود
ور قہر بر دجال زابر رد ستے گیتی کن قسط؟!

# مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک)

## ایک شخص کے سوالات کے جواب

پہلا سوال - کیا کوئی انسان جو اسلامی شریعت پر اعتقادی اور عملی طور پر پکا عامل ہو - مگر مرزا صاحب سے ناواقف ہو وہ ناجی ہے یا غیر ناجی ؟

جواب :- نجات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے - میرے اختیار میں نہیں - اسلئے نجات کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا شریعت کے متعلق آپ کا کسی کو پکا عامل کہنا درست نہیں خدا ہی جانتا ہے کہ کون شخص پکا عامل ہے - آپ نہیں جانتے ہاں اگر کوئی شخص ایسا ہو - جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پکا عامل ہو - اور حضرت مسیح موعود کا اسکو علم نہیں ہوا تو میرے نزدیک اس شخص سے وہی معاملہ کیا جائیگا - جو ایسے ہی حالات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ ماننے والے سے کیا جاویگا - اور وہ یہ کہ یا تو اسے اللہ تعالیٰ ان اعمال کے مطابق جو اس نے کئے ہیں - جزا دیگا یا پھر اسے دوبارہ موقعہ دیگا -

سوال ۲ - مرزا صاحب نے شریعت قرآنیہ و حدیثیہ میں کیا تبدیلی کی ہے

جواب :- ہم حضرت مسیح موعود کو اسلئے مانتے ہیں کہ وہ قرآن کریم اور رسول کریم کی صداقت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے آئے تھے - ہمارے نزدیک قرآن کریم میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی - نہ رسول کریم کے فرمان میں کسی قسم کی تبدیلی ہو سکتی ہے ؛

سوال ۳ - اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو دلی طور پر سچا جانتا ہو - مگر وہ آپ کی بیعت نہ کرے - تو اس کی نجات بھی ہو گی یا نہیں - کیونکہ رسولوں پر تو ایمان لانا کافی ہے ؛

جواب - اظہار ایمان کا نام ہی بیعت ہے - رسول پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو وہ کہیگا میں اسے مانونگا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک ... ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما

پس ایمان کے معنے کامل طور پر اطاعت کرنے کے ہیں ایمان کی یہ تعریف اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر فرمائی ہے - اور بیعت کے بھی یہی معنے ہیں کہ انسان کہتا ہے - کہ میں سب کچھ آپ کے حوالہ کر دیتا ہوں - بیعت کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے ؛

سوال ۴ - اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو سچا جانتا ہو مگر لوگوں سے اس عقیدہ کو چھپائے تو اسکی نجات کی کیا صورت ہے

جواب :- ہم سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ایمان لاتا ہے - اور ظاہر نہیں کرتا - تو یہ اس کی ایک غلطی ہے - اللہ اس کا موازنہ کریگا - اگر اس کی حالت قابل رحم دیکھیگا تو معاف کر دیگا یا جو مناسب سزا سمجھیگا دیدیگا - قرآن شریف میں ایسے شخص کا نام رجل یکتم ایمانہ آیا ہے ؛

سوال ۵ - کیا مرزا صاحب تشریعی رسول تھے - یا غیر تشریعی نبی ؟

جواب :- مرزا صاحب کسی قسم کی کوئی شریعت جدیدہ نہیں لائے - قرآن شریف کے احکام کی ہی تعلیم دینے آئے تھے - جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے ؛

سوال ۶ - کیا عبارت ہذا کی کچھ اصلیت ہے جو اخبار اہلحدیث ۶ رجنوری ۱۹۲۲ء میں کوہاٹی نامہ نگار کی طرف سے مندرج ہوئی ہے - کہ چودھویں صدی میں ایک طبیب کا بیٹا جا بماد کے مقدمات ہار کر محرری منصفی سے مستعفی ہو کر دولت کمانے کی حرص میں مختار کاری جیسے پیشہ کو اختیار کرنے کے لئے قانون کا امتحان دیتا ہو امتحان میں فیل ہو کر حیران ہے - اہلحدیث ۶ رجنوری ۲۲ء کالم ۳

جواب :- اس کا جواب ہمیں دینے کی ضرورت نہیں گورنمنٹ کی کتابوں میں اس کا جواب موجود ہے - سر لیپل گریفن گورنمنٹ پنجاب کے ایک بڑے عہدیدار تھے - ان سے گورنمنٹ نے ایک کتاب لارڈ سائے پنجاب لکھوائی ہے اسمیں حضرت صاحب کے خاندان کے متعلق تفصیلی طور پر جو ان کی خاندانی حالت تھی درج ہے - اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت صاحب کے خاندان کی مالی حیثیت کیا تھی ؛

دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ ابھی قادیان میں جو مولوی آئے تھے - انکو مخاطب کر کے میں نے ایک اشتہار دیا - اسکے چند فقرات یہ ہیں :-

"آپ اپنی قادیان کی آمد کو غنیمت سمجھ کر اس تحقیق میں لگ جاویں - جو قادیان سے باہر آپ نہیں کر سکتے تھے - مثلاً یہ کہ کیا ان لوگوں کے جو مولوی اور عالم کہلاتے تھے اور کہلاتے ہیں - وہ بیانات درست ہیں جنہیں وہ آپ کے خاندان کے متعلق شایع کر کے لوگوں کو آپ پر بدظن کرتے تھے - کیا فی الواقع آپ کا خاندان قادیان اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں اسی عزت کا مستحق نہیں رہا - جو آپ نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمائی ہے - اور پھر یہ سوچیں کہ جس شخص کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے کے لئے بعض علماء کو اس قدر عرق ریزی کرنی پڑی کہ جھوٹ سے بھی پرہیز نہ کیا - کیا وہ اپنی شان میں اس قدر بالا نہ تھا - کہ حق کے ذریعہ سے اس پر حملہ نہیں کیا جا سکتا تھا - پھر یہ بھی لوگوں سے دریافت کریں - کہ کیا آپ کی ذاتی وجاہت ایسی ہی گری ہوئی تھی - جیسی کہ آپ کے مخالف علماء بیان کیا کرتے ہیں - اور اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ آپ نے دنیاوی فوائد کا کوئی راستہ کھلا نہ دیکھ کر مذہبی پیشوائی کی تجویز نکالی - اور اگر واقعات اور شہادات سے اس الزام کو سراسر جھوٹ پائیں - تو واپس جا کر ان علماء کو خاص طور پر ملیں - جو اس قسم کی باتیں آپ کی نسبت لکھا کرتے ہیں - اور بیان کیا کرتے ہیں - اور ان سے کہیں - کہ آپ لوگ اسقدر جھوٹ بولکر اور افتراء سے کام لیکر اسلام کو بدنام نہ کریں - اور کچھ تو عالم کہلا کر اپنے نام کی لاج رکھیں - اور سچ سے بھی کام لیا کریں "

ان مولوی صاحبان میں اہلحدیث کے ایڈیٹر بھی تھے مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی - کہ یہاں حضرت صاحب کی حیثیت کے متعلق کچھ تحقیقات یا بیان کریں یا رد کریں - اور یوں کہتے کہ قادیان کے قریباً تین ہزار گھماؤں کی زمین میں سے ایک چپہ بھی غیر احمدیوں کی ملکیت نہیں ہے سب حضرت صاحب کے خاندان کی ملکیت ہے - مولوی ثناء اللہ صاحب سے ہی آپ دریافت کریں کہ آپ کے اخبار میں جو چھپا تھا کیا واقعی آپ نے مرزا صاحب کی یہی حالت دیکھی ہے ؛ (۸ - اپریل ۱۹۲۲ء)

## پنچائت میں شمولیت

ایک بھائی نے دریافت کیا کہ ایک کمیٹی غیر احمدیوں اور ہندوؤں نے بنائی ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ آپس کے جھگڑے یہ کمیٹی فیصلہ کیا کرے۔ اور عدالت گورنمنٹ میں لوگ نہ جایا کریں۔ کیا اسمیں احمدی شامل ہو سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھوایا۔ اگر کمیٹی کی غرض یہ ہے کہ جو فیصلہ کمیٹی نہ مانیگا۔ اسکو سزا دی جائیگی۔ تو بعض دفعہ احمدیوں کو مجبور ہونا ہوگا۔ اور ہمارے لئے موجب فتنہ ہوگا اس لئے اسمیں شامل نہیں ہونا چاہئیے۔ اگر ایسی کمیٹی ہے کہ کسی قسم کی سختی نہیں ہوگی۔ تو اچھی بات ہے۔ خرچ سے لوگ بچ جائینگے۔ نیکی کی بات ہے۔ لیکن اگر اس کی غرض گورنمنٹ کو نقصان پہنچانا ہے تو بدنیتی سے خواہ مسجد بھی بنائی جائے تو وہ بھی بری ہوتی ہے۔ نیک نیتی سے انسان براکام بھی کرتا ہے۔ تو بعض دفعہ اچھا ہو جاتا ہے۔ کسی کے سر پر بچھو بیٹھا ہوا ہو اور کوئی مکا مار کر اسکو مار دے تو تو اسکو بھی تکلیف تو ہوگی مگر وہ لڑیگا نہیں۔ کہ کیوں مکا مارا۔ بلکہ شکریہ ادا کریگا۔ کہ جان بچالی۔ اور بعض دفعہ نیکی جو بدنیتی سے کی جائے وہ بدی بن جاتی ہے۔ جیسے کوئی نماز کے وقت دعوت کر دے اور کھانا کھلانے بہانہ سے کہ نماز کا وقت گذر جائے تو یہ اس کے لئے وبال جان ہو جائیگی۔ ۱۰ اپریل سنہ ۲۲ء

## رسول کریمؐ اور مسیح موعودؑ کے صحابہ

ایک صاحب نے لکھا کہ میں اکثر دوستوں میں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور اب تک احمدی ہیں۔ صحابہ کرام کی صفات کا عشر عشیر [illegible]

حضور نے لکھوایا۔ صحابہ کرام کے وقت میں آپ نہیں تھے۔ ان لوگوں کے وقت میں آپ موجود ہیں۔ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمعصر ہونا بھی عیب ہے۔ جب یہ لوگ فوت ہو جائینگے تو ان لوگوں کے چندے یاد رہ جائینگے۔ اور خوبیاں ہی خوبیاں باقی رہینگی۔ ان کی جو قربانیاں [illegible] ہوئی ہیں۔ کہ فلاں شخص نے یہ قربانی کی اور فلاں شخص نے یہ قربانی کی۔ ان کو دیکھکر لوگ سمجھیں گے کہ ہر شخص ایسا ہی کرتا تھا۔

باقی حضرت مسیح موعودؑ اور رسول کریم صلعم کی جماعتوں کے متعلق ایک فرق بھی معلوم ہوتا ہے۔ نبی کریم صلعم کے زمانے کے لئے روحانی ترقیات فوری طور پر مقدر تھیں۔ اور مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے آہستہ آہستہ جماعت کا مضبوط ہونا مقدر ہے قرآن شریف سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ ۱۰ اپریل سنہ ۲۲ء

## منافق کی حالت

ایک شخص نے جو حضرت صاحب کو ظلی نبی مانتا اور غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ پوچھا کہ آپ کے عقائد کیا ہیں۔ حضور نے لکھوایا۔

میرے عقائد یہ ہیں۔ کہ جو شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے۔ وہ خدا کا اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں کا ادب بھی اپنے دل میں رکھتا ہے وہ جس کے سوا دوسروں کے معبود ہونے کی یہ نفی کرتا ہے۔ جب کسی شخص کو مامور یا مرسل کر کے بھیجتا ہے اور یہ اس آواز پر لبیک نہیں کہتا۔ تو میں کس طرح مان لوں کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ منافق محمد رسول اللہ صلعم کے وقت میں کلمہ پڑھتے تھے۔ مگر قرآن یہ نہیں کہتا کہ وہ مسلمان تھے۔ اس لئے کہ وہ منہ سے کہتے تھے۔ مگر کلمہ کی حقیقت پر وہ کاربند نہیں تھے۔ جس شخص کی آمد کو قرآن شریف رسول اللہ صلعم کی آمد قرار دے جس کی آمد کے متعلق رسول اللہ صلعم ایسی باتیں بیان فرمائیں۔ کہ خود صحابہ کو شبہ پڑ جائے کہ شاید آپ ہی دوبارہ تشریف لائینگے اس شخص کی آمد پر جو شخص توجہ نہیں کرتا۔ اور نہیں مانتا تو میں کیونکر مان لوں۔ کہ وہ رسول کریم صلعم کے وقت میں اگر ہوتا تو آپ پر ایمان لے آتا۔ پس ایسا شخص لا الہ الا اللہ نہیں کہتا۔ اگر یہ شخص ہندوؤں یا عیسائیوں کے گھر پیدا ہوتا۔ تو ان کا کلمہ پڑھتا۔ ظلی نبی ہم بھی مانتے ہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں۔ حضرت صاحب نبی نہیں۔ جیسے کہ ایک شخص کی نسبت کہا جائے۔ کہ وہ سید ہے تو اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ انسان ہی نہیں۔ اگر اس طرح آپ مانتے ہیں تو یہ عقیدہ آپ کا درست ہے۔ اگر ظلی نبی سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ بے حقیقت نبی۔ تو یہ عقیدہ درست نہیں۔ ۱۰ اپریل سنہ ۲۲ء

## عمر کا گھٹنا بڑھنا

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ انسان تقدیر سے مرتا ہے یا فعل سے۔ حضور نے لکھوایا۔

انسان دونوں چیزوں سے مرتا ہے۔ تقدیر سے بھی اور فعل سے بھی۔ اپنے فعل سے بھی اور اوروں کے فعل سے بھی مرتا ہے۔ اگر خدا نے یہ تقدیر نہ کی ہوتی۔ کہ سنکھیا سے انسان مر جائے۔ تو کون سنکھیا دیکر مار سکتا۔ پس تقدیر سے بھی انسان مرا اور انسانی دست اندازی سے بھی۔ اگر اللہ تعالے نے یہ اندازہ نہ رکھا ہوتا۔ کہ انسان کے اعضا ایک خاص حد تک چل سکتے ہیں اور آگے نہیں۔ تو پھر انسان کیونکر مر جاتا۔ پس تقدیر اور انسانی افعال مخالف نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی وقت میں جاری ہیں۔ ہاں ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ اللہ تعالے سن اور تاریخ مقرر کر دیتا ہے۔ کہ فلاں تاریخ کو فلاں انسان ضرور مر جائیگا۔ کیونکہ قرآن اور حدیث سے یہ استدلال ہوتا ہے۔ کہ انسان کی عمر بڑھ بھی جاتی ہے۔ اور گھٹ بھی۔ اور انسانوں کے تصرفات بھی ہم دیکھتے ہیں ایک آدمی کو لوگ مارتے ہیں اور وہ مر جاتا ہے۔ ایک کو نہیں مارتے۔ وہ نہیں مرتا۔ یا یہ ماننا پڑیگا۔ کہ تمام افعال جبر سے ہوتے ہیں۔ یا یہ کہ عمروں کے بڑھنے اور گھٹنے میں بھی انسان کے اعمال کا دخل ہوتا ہے۔

ہاں بعض لوگوں کی عمروں کے متعلق قضا جاری ہوتی ہے وہ خاص احکام ہوتے ہیں۔ ہر شخص کے متعلق نہیں ہوتے پھر جنکو خدا کہتا ہے کہ اس کی عمر بڑھ جائے۔ اس کو کوئی نہیں مار سکتا۔ محمد رسول اللہ صلعم کو بہتیرا دشمنوں نے مارنا چاہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی دشمنوں نے بڑی بڑی کوششیں کیں۔

مگر کوئی نہ مار سکا۔ اس کے بالمقابل لیکھرام کے مرنے کے متعلق خدا نے کہا تھا کہ مر جائیگا۔ اسلئے کوئی نہ بچا سکا۔ پس جن لوگوں کے متعلق خدا خود مقرر کرتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں عمر تک مرجانا ہے یا نہیں مرنا تو اسے کوئی نہیں بچا سکتا یا مار سکتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودی نے زہر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا کیونکہ مقدر تھا۔ کہ آپ پہلے فوت نہ ہوں۔ اور انسانوں کا حربہ آپ پر اثر نہ کرے۔ باقی دوسرے لوگوں کی موت اور زندگی میں دونوں باتیں جاری ہوتی ہیں۔ ہاں عمریں گھٹائی اور بڑھائی جاسکتی ہیں۔ اگر کوئی اپنی صحت کا زیادہ خیال رکھیگا۔ ان ذرائع کو استعمال کریگا۔ جن سے عمر بڑھتی ہے تو زیادہ ہو جائیگی۔ اور اگر صحت کی پروا نہ کریگا۔ تو گھٹ جائیگی ٭

(۱۰۔ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء)

## قبولیت دعا

ایک شخص نے لکھا کہ اگر واقعی خدا تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے تو کیوں میری مشکلات رفع نہیں ہوتیں۔ اب نہایت درجہ ایک یوم تک میں نتیجہ کا انتظار کروں گا۔ پھر سب کچھ وہم و خیال کی پیروی تصور ہوگی ٭

حضور نے جواب میں لکھوایا کہ یہ آپ کے نفس کا دھوکہ ہے۔ کیا معلوم ہے جو دعا آپ کرتے ہیں۔ اس کا قبول ہونا اسوقت مفید ہے یا نہیں۔ ممکن ہے اس کا قبول ہونا آپ کی دینی و دنیاوی تباہی کا موجب ہو۔ وہم یا عدم وہم کا پتہ تو اس طرح نہیں ملیگا۔ کہ ہمارے کہنے کے مطابق ہو جائے۔ تو وہ درست ہے۔ ورنہ وہم ہے۔ اگر یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو جائے۔ کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ تو خواہ آپ کے متعلق نہ ہو۔ تو وہم کس طرح ہو سکتا ہے۔ دنیا میں ڈپٹی کمشنر وغیرہ افسران موجود ہیں اگر آپ یہ کہدیں کہ میری درخواست قبول نہ ہوئی۔ تو میں ان سب کو وہم سمجھونگا۔ اور انکار کردوں گا۔ تو کیا یہ درست ہو گا۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر جب انسانی تصرفات سے بات باہر ہوتی ہے۔ دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ نہیں دیکھا جائیگا۔ کہ آپ کی دعا قبول ہوئی یا نہیں۔ ممکن ہے آپ کی اسی کمزوری کی وجہ سے ہی دعا نہ قبول ہوتی ہو۔ ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ ان سے ان کا ایک مرید ملنے آیا۔ وہ نماز کے لئے رات کو اٹھے تہجد وغیرہ سے جب فارغ ہوئے دعائیں کیں۔ تو ان کو الہام ہوا۔ اور ایسی بلند آواز سے ہوا کہ مرید نے بھی اس آواز کو سن لیا۔ اس الہام کے الفاظ یہ تھے کہ تو کتنا ہی ہو تنگ میں تیری بات نہیں سنوں گا۔ مرید اپنے دل میں شرمندہ ہوا کہ پیر صاحب کو ایسے سخت الفاظ میں جھاڑ پڑی۔ مگر ادب کی وجہ سے کچھ پوچھ نہ سکا۔ دوسرے دن وہ اٹھے اور پھر اسی قسم کی آواز آئی۔ پھر بھی مرید نے آواز سنی۔ اور خاموش رہا۔ تیسرے دن پھر آواز آئی۔ اور پھر اس نے سنی۔ تب اس سے نہ رہ گیا۔ اس نے کہا پیر صاحب! آپ کیا وقت ضائع کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ہوا۔ دو دفعہ ہوا۔ آپ جھاڑ کھاتے ہیں۔ اور پھر روز کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چھوڑ دیں۔ وہ شخص اپنے اندر اخلاص رکھتا تھا۔ اسلئے انھوں نے اسے جواب دیا کہ تو بڑا نادان ہے۔ اتنی جلدی گھبرا گیا۔ بندہ کا کام مانگنا ہے۔ اور خدا کا کام دینا یا نہ دینا ہے۔ بندہ اپنا کام کرتا ہو خدا اپنا کام کرتا ہے۔ تجھے کیوں گھبراہٹ ہے تو کیوں گھبرا گیا۔ بیس سال ہو گئے ہیں کہ میں دعا کرتا چلا آیا ہوں۔ اور بیس سال ہوئے ہیں مجھے یہی جواب ملتا چلا آرہا ہے۔ میں اسیطرح مانگتا چلا جاؤنگا۔ آگے خدا کی مرضی دیوے یا نہ دیوے۔ یہ کہکر وہ اپنی عبادت میں مشغول ہوگئے۔ جب عبادت کر چکے تو آواز آئی کہ خدا کو تیری بات اتنی پسند آئی کہ تیری ۲۰ سال کی تمام کی تمام دعائیں آج اس نے قبول کر لیں۔

آپ بھی اس مرید کی طرح بہت جلد گھبرانے والے معلوم ہوتے ہیں۔ معلوم ہے کہ ایک ایک دعا کے بدلہ آپکو کیا ملتا اگر آپ اس عمل کو ضائع نہ کرتے۔ (۱۰۔ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء)

## سلسلہ خلافت

ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا حضور کے بعد بھی خلیفہ آسکتا ہے یا آئیگا۔ حضور نے لکھوایا۔ ہم تو خلافت کے قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق قائل ہیں۔ اگر جماعت مستحق ہوگی تو خلیفہ ہوگا اگر نا قابل ہوگی تو خلیفہ نہیں ہوگا۔ خلافت کا نہ ہونا ایک عذاب ہے ٭

## تحفۂ شہزادہ ویلز پر ذوالفقار کا ریویو

تحفہ شہزادہ ویلز احمدی جماعت کی طرف سے ۲۷ رفروری کو ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی خدمت میں بمعرفت پنجاب گورنمنٹ مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی جماعت مذکورہ نے پیش کیا۔ اس کو ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز نے نہایت عزت اور احترام سے قبول فرمایا۔ اور اس کا کچھ حصہ سرسری نظر سے اسی وقت دیکھ بھی لیا۔ اس کے بعد ہمیں اطلاع ملی تھی۔ کہ لاہور و جموں تک کے سفر میں ولیعہد صاحب بہادر نے اسکو بغور دیکھا۔ اور بعض مقام پر پرنس آف ویلز کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل جاتا تھا۔ اور صاحب ممدوح نے یکم مارچ کی رات کے وقت اس تحفہ کو اول سے آخر تک دیکھ لیا۔ اور بہت خوش ہوئے۔ یہ خبر سنکر ہمیں اس تحفہ کے دیکھنے کا از حد اشتیاق ہوا۔ چونکہ مرزا محمود احمد صاحب اس تحفہ کا وعدہ ہم سے گورنمنٹ ہوس میں ۲۵ رفروری کو فرما چکے تھے۔ اس خیال سے ہم نے اس کا ذکر کسی خبر کے ضمن ذوالفقار میں کر دیا تھا۔ لیکن ہم مشکور ہیں معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب الفضل کے جس نے ہم کو یہ اطلاع دیدی۔ کہ تحفہ ویلز کی کاپیاں پریس میں پہنچ گئی ہیں عنقریب آپ کو پہنچ جائیگا۔ جس سے ہمیں کچھ تسلی ہوئی۔ اور ہم از حد مشکور ہیں۔ سید زین العابدین صاحب نائب ناظر تالیف و اشاعت سلسلہ احمدیہ کے جنھوں نے سب سے اول بذریعہ رجسٹری تحفہ ویلز ہمارے دفتر میں بغرض ریویو بھیجدیا۔ جس کو ہم نے اسواسطے بھی بغور دیکھا کہ وہ کون کون سے مقامات ایسے اس تحفہ میں رکھ دئے گئے ہیں۔ جن کو عبور کرتے وقت شہزادہ بلند اقبال کا چہرہ کھل کھل جاتا تھا۔ اور ایک مسرت حاصل ہوتی تھی۔ ہم نے بھی اس تحفہ کو بغور دیکھا ہے۔ ہم خلیفہ ثانی سلسلہ احمدیہ کی اشاعت اسلام میں ہمت کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جلسے کسی کارخانہ کا کوئی کام اگر ہماری شکل کا ایک اور کا فرد کیوں نہ تراشے لیکن یہ بڑی بے انصافی ہوگی۔ کہ ہم ایک اچھے کام کو اچھا اور

اور جسکے کام کو برا نہ کہیں - تحفہ ویلز کا بہت سا حصہ ایسا ہے - جو تبلیغ اسلام سے لبریز ہے - اور ایک عظیم الشان کارنامہ ہے - کہ جس کو دیکھتے ہوئے غیر احمدی ضرور رشک کرینگے - یہ ضروری ہے - کہ ہم اخبار نویسی کے میز پر تعصب کی مالا گلے سے اتار کر رکھ دیتے ہیں اسواسطے اس تحفہ کو دیکھ کر ہم عش عش کر اٹھے - اس تحفہ میں فاضل مصنف نے سنت رسول پر پورا پورا عمل کیا ہے - دعوت اسلام کو بڑی آزادی اور دلیری کے ساتھ برطانیہ تخت و تاج کے وارث تک پہنچا دیا ہے - یہ دوسری بات ہے کہ اسلام کے کسی فرقہ کا کوئی فرد یا موجودہ زمانے کا کوئی شورش پسند اخبار حسد اور بغض کی راہ سے اس تحفہ پر کوئی اٹیک کرے - یا اسکو پبلک میں کوئی اور رنگ دیکر دکھلائے - وہ ہمارے نزدیک کاذب حاسد ہے ہمیں اس تحفہ میں کوئی ایسا مقام دکھائی نہیں دیا - کہ جس میں خوشامد سے کام لیا گیا ہو - ہاں بعض مقامات ایسے ہیں - جہیں مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے ابتدا سے آج تک مختصر سے حالات لکھے ہیں لیکن وہ واقعات امن پسندی اور حکومت کی وفاداری کا اظہار ہیں - یہ ظاہر ہے کہ بد امن اور شورش پسند فرقہ کو کبھی خدا دوست نہیں رکھتا اور تباہ اور برباد کر دیتا ہے -

اگر اس میں وفاداری کا اقرار کیا گیا ہے تو کوئی اسمیں خوشامد نہیں پائی جاتی - بلکہ عقیدتمندی کا اظہار کیا گیا ہے - اور کچھ حالات خلیفہ اول اور ثانی کے مختصر سے لکھے ہیں اور اپنے سلسلہ کے لکھے ہیں - جو بالکل واقعات پر مبنی ہیں - اور مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ - اور خلیفہ اول اور ثانی کے فوٹو بھی شامل کئے گئے ہیں - غرضیکہ اپنے فرقہ کی ایک مختصر سی تاریخ ہے - اور باقی تمام حصہ شہزادہ ویلز بہادر اور شہنشاہ معظم کی خدمت میں دعوت اسلام کا ہے - بیان کیا گیا ہے کہ ۳۲۲۰۸ احمدی ممبروں نے ایک ایک آنہ چندہ سے نہایت خلوص کے ساتھ بغرض دعوت اسلام ایک مرصع روپہلی کشتی میں ہز رائل

ہائی نس پرنس آف ویلز کے حضور یہ تحفہ بموقعہ لاہور تشریف آوری گورنمنٹ ہوس میں پیش کیا ؛

اس وفد میں سلسلہ احمدیہ کے ۴۰ نمائندے شامل تھے - غرضیکہ یہ تحفہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے -

لکھائی چھپائی عمدہ ہے - اور کاغذ ولایتی روشنی اعلیٰ قسم کا لگایا گیا ہے - قیمت (مجلد ۱۲ عہ) رکھی ہوئی ہے ۲۲ × ۲۹ 1/8 صفحہ ۱۳۴ پر ختم ہوا ہے -

آخر میں ہم یہ ضرور کہنے پر مجبور ہونگے کہ مرزا محمود احمد صاحب نے اپنے سلسلہ کی فلاح اور بہبودی کے واسطے وہ کام کیا ہے - جس سے دوسرے فرقہ والے مسلمانوں کو بجائے حسد کے ایک سبق حاصل کرنا چاہیئے ؛ ذوالفقار - ۲۴ اپریل

## میر محمد واعظ بھابڑی کو پچاس روپے انعام

۲۴ - اپریل کے اہلحدیث میں مولوی میر محمد واعظ بھابڑی نے یہ صریح جھوٹ لکھا ہے - کہ ان کے وعظ کے اثر سے موضع سٹھیالی میں سات احمدیوں نے بیعت سے توبہ کی ؛

اگر چار آدمی بھی ایسے پیش کردو - جو مسجد میں خدا کی قسم کھا کر یہ اعلان کریں - کہ ہم موضع سٹھیالی کے پاس کے قرب و جوار کے رہنے والے ہیں - اور میر محمد صاحب کی مجلس وعظ میں موجود تھے - اور ہم نے مولوی صاحب موصوف کے وعظ کے اثر سے احمدیت سے توبہ کی تو پچاس روپیہ انعام دیا جائیگا - اے مولوی صاحب ! خدا سے ڈرو - اسقدر سفید جھوٹ - ہم نے وعظ میں منقصت کا تقریر تسلیم نہیں کیا جس کا ثبوت آپ قرآن و حدیث سے نہیں دے سکتے - چنانچہ بروقت مباحثہ بھی یہی کہا گیا تھا اور مباحثہ کا اثر یہ ہوا کہ اس کے بعد چار اشخاص نے بیعت کی - اور ابھی اور بھی تیار ہیں جو کاروبار فصل سے فارغ ہونے پر خود دارالامان میں حاضر ہونگے ؛

العبد - غلام محمد ولد فتح محمد ارخان نمبر دار سٹھیالی ۲۸/۴

## چندہ خاص

قادیان - حضرت خلیفۃ المسیح کے ۲۲۰ روپیہ کے علاوہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے ہر سہ برادران کیطرف سے ۳۰۰

حضرت میاں بشیر احمد صاحب اپنی طرف سے ۱۰۰

میاں عبدل کشمیری دوکاندار ۲۰

معرفت مائی کاکو مستورات قادیان - ۳

معرفت میاں ناصر احمد صاحب - ۱

دیگر ۳ روپے ۱۲

امام بی بی ایک

لائل پور - از شہر ۲ روپیہ

ضلع لاہور - چودہری محمد حیات صاحب بیٹی ۳۰ "

امرتسر - شہر ۱۰۰ "

مولوی غلام رسول صاحب تحریر فرماتے ہیں :- لاہور کے احباب میں چندہ خاص کی تحریک کی گئی - جسقدر احباب جمع ہو سکے سب نے بشرح عدد ایک ایک ماہ کی تنخواہ علاوہ چندہ مستقلہ لکھوائی - تاجروں اور دوسرے غیر ملازم صاحبان نے بھی دستور کے مطابق حصہ لیا - اور ۴۰۰ روپیہ کی رقم بھی آگئی گوجرانوالہ کے احباب بلکہ مستورات نے بھی چندہ میں حصہ لیا مستورات نے تو نقد دیا ؛

ریاست پٹیالہ سے ہاشم علی صاحب گرداور قانونگو تحریر فرماتے ہیں :-

بہ بذل مال در راہش کسے مفلس نمیگردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

چندہ خاص کی تحریک الفضل میں پڑھ کر خوشی ہوئی - ۵۵ ہزار کچھ چیز نہیں - اس کا چوگنا بھی مطلوب ہو - تو کیا پرواہ ہے - خدا نے پاک نے ساری دنیا کے مقابلہ میں خاندان سلسلہ احمدیہ کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں - ان کا کوئی حد و حساب نہیں ہزاروں ہوں لاکھوں ہوں - کروڑوں ہوں - آخر میں سکہ رائج الوقت - اسکے دینے میں کیا دقت ہو سکتی ہے بلکہ جان بھی دینی پڑے تو جان دی - دی ہوئی اسی کی تھی ؛ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا اور روپیہ تو چیز ہی کچھ نہیں - ضرورت سلسلہ حقہ جو چاہے - لیلے - سب کچھ حاضر ہے - میری اپنی قسط اول چندہ خاص کی مبلغ ۵ روپے آتی ہے - دیگر احباب بھی تیار ہیں ؛

فیروزپور سے امیر جماعت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور لکھتے ہیں۔

۱۵ و ۱۶ ر اپریل کی مجلس شوریٰ سے واپس آ کر خاکسار نے ۲۴ ر اپریل کو بروز اتوار ایک غیر معمولی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں شہر و چھاؤنی کے احباب کے علاوہ فیروزپور کی دوسری جماعتوں کے نمایندے بھی شامل تھے۔ حضور کی دعاؤں کی بدولت ضلع فیروزپور کے احباب کا یہ ایک نہایت کامیاب اجتماع تھا۔ اور شہر و چھاؤنی فیروزپور کی مستورات بھی اسمیں شامل ہوئی تھیں۔

پہلے خاکسار نے مجلس مشاورت کی روئداد اور حضور کے ارشادات مختصر طور پر احباب کے سامنے بیان کئے۔ اس کے بعد سید محمد اسحٰق صاحب نے نہایت برجستہ تقریر فرمائی جس میں آپ نے انفاق فی سبیل اللہ کے فضائل اور بیعت کا اصل مفہوم حاضرین کے ذہن نشین کیا۔ اس کے بعد چندہ خاص کے لئے فہرست کھولی گئی۔ اور مبلغ تین ہزار ایک روپیہ کے وعدے لکھے گئے۔ جو صرف دو اقساط میں وصول کئے جائینگے۔

یہ رقم صرف شہر و چھاؤنی کے دوستوں کی طرف سے واجب الوصول ہے۔ صیغہ نسوان کا چندہ وغیرہ شامل نہیں۔ مبلغ چھ ہزار روپیہ کی رقم جماعت احمدیہ ضلع فیروزپور کے ذمہ لگائی گئی تھی۔ بعض احباب کو خاص چٹھیاں لکھی جا رہی ہیں۔ اس کے بعد چھ ہزار کی رقم میں سے جس قدر بچ رہے وہ احباب بیرونجات یعنی قصور۔ زیرہ۔ موگا۔ فرید کوٹ۔ کھریپڑ ولد ہیکے نیوں سے وصول کی جائیگی جو احباب ان مقامات سے بحیثیت نمایندگان شامل ہوئے تھے۔ ان کے جوش و اخلاص کو مد نظر رکھتے ہوئے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ یہ باقی کی رقم بھی انشاء اللہ پوری ہو جائیگی۔ صیغہ نسوان کی طرف سے ابھی کسی قسم کے وعدے وغیرہ نہیں موصول ہوئے۔ فی الحال صرف ایک خاتون کی طرف سے ایک جوڑہ بالی طلائی کی وصول ہوا ہے جس کی قیمت اندازاً مبلغ دو صد پچیس ۲۲۵ روپیہ ہے۔ دوسری خواتین سے بھی امید ہے کہ وہ انشاء اللہ اس اثر سے وقت میں سلسلہ کی خدمت کرنے میں کسی طرح پیچھے رہنا گوارا نہ کرینگی۔

ضلع فیروزپور کی متعلقہ جماعتوں کے صورت حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ خاکسار کو کم از کم ایک ایک دفعہ ہر ایک جماعت میں خود جا کر تحریک کرنا ہوگی۔ خاکسار کی صحت آجکل اچھی نہیں رہتی۔ حضور دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو اس نیک کام کو پایۂ تکمیل پہونچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارے احباب کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

غلہ کی تحصیل بصورت جنس کے لئے مولوی جلال الدین صاحب کو خاص طور پر متعین کیا گیا ہے (زیرہ۔ کھریپڑاں۔ لاہیکے۔ تین مقاموں سے غلہ وصول ہو سکتا ہے۔) ان کو خاص تاکید کی گئی ہے۔

**ناظر بیت المال قادیان**

---

## جلیب اللہ کلرک نہر امرتسر کو پچاس روپیہ انعام

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۷ رفروری ۱۹۳۲ء میں مذکورہ بالا نامہ نگار اہلحدیث نے ایک مضمون بعنوان "مرزائیوں اور بہائیوں کے [illegible] ۲۲ میں دیا گیا۔ اس وقت ہم نامہ نگار سے صرف ایک بات کا ثبوت چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے اس مضمون میں لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ نامہ نگار نے حدیث لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی کے حدیث نہ ہونیکے ثبوت میں یہ بات پیش کی ہے۔ کہ علماء جماعت احمدیہ اس کے ثبوت میں کتاب الیواقیت والجواہر کو پیش کرتے ہیں۔ اور وہ کتاب مصطفیٰ بابی حلبی نے جو بہائی مذہب رکھتے ہیں مصر کے مشہور و معروف مطبع میمنہ نامی میں شائع کی ہے۔ [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ حلبی نے لفظ عیسیٰ اس بابی نے اپنی طرف سے زائد کر دیا۔ اگر نامہ نگار مذکور اس بات کا کہ مصطفیٰ بابی حلبی بہائی مذہب رکھتا ہے اور اس نے عیسیٰ کا لفظ زائد کیا ہے کافی ثبوت ہم کو پہونچا دیتا ہے تو مولوی ثناء اللہ صاحب سے بھی مدد لے تو ہم اسکو پچاس روپیہ انعام دینگے۔ نوٹ: یوم اشاعت مضمون ہذا سے ۱۵ روز تک جواب شائع ہوگا۔ بعد ازاں انعام نہیں دیا جائیگا۔

---



[illegible]

## انجینیرنگ سکول لدھیانہ سے پشاور میں

بوجوہات چند در چند جنوری ۱۹۲۲ء سے یہ سکول بہ اجازت جناب چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی - لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا ہے - جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے سکول کیلئے سرا ابتدہ کو توالی بلڈنگ کا کل بالائی حصہ منظور فرمایا اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم نے پشاور میں اس سکول کے مفید ثابت ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا اور اپریل ۱۹۲۲ء سے کسی پٹھان طالبعلم کیلئے وظیفہ بھی منظور فرمایا - سکول کی حیرت انگیز ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور انجینیرنگ ... کے معائنہ جات سے ہو سکتا ہے - پرنسپل مسٹر محمد سکندر خانصاحب سول انجینیر ہیں - جو بیس سال تک انجینیرنگ کالج حیدر آباد دکن میں پرنسپل رہ چکے ہیں - انٹرنس تک کی تعلیم کے طلباء اوورسیر کلاس میں اور مڈل تک کی تعلیم کے طلباء سب اوورسیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے - مینیجر انجینیرنگ سکول پشاور

## چاندی کی متبرک انگوٹھیاں

جو بیحد ہی خوشنما - نہایت ہی خوبصورت - دلفریب اور حیرت انگیز ہونے کے علاوہ نہایت ہی متبرک ہیں - انگوٹھی کے چھوٹے سے ہشت پہلو سرخ یا سبز یا نیلے یا سیاہ نگینے پر تمام سورۃ اخلاص نہایت ہی پائیدار سنہری یا سفید حروف میں اتنی خوشنما اور باریک لکھی ہوئی ہے - کہ بے اختیار چوم لینے کو دل چاہتا ہے - بیحد نفیس خوشنما اور نایاب تحفہ ہے - مسنون کے ہاتھ کی زینت اور مستورات کی زیبائش کیلئے بہترین چیز ہے - ہدیہ فی انگوٹھی عہ معہ نام خریدار ۱۲ر

اسی قسم کی کلمہ شریف یا آیت کریمہ یا الیس اللہ بکاف عبدہ یا نصر من اللہ و فتح قریب - یا حسبی اللہ نعم الوکیل یا سلام قولا من رب الرحیم تحریر شدہ انگوٹھیوں میں سے ہر ایک کا ہدیہ عہ معہ نام خریدار - انکے علاوہ ہر طرح کی عبارت کی انگوٹھی تیار ہو سکتی ہے - اور یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ انگوٹھیاں اشتہار اور تحریر کے مطابق نہ ہوں تو واپس کر کے معہ محصول ڈاک قیمت منگالیں - مینیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی پانی پت (محلہ انصار)

## عرق خضاب نمونہ شباب

پندرہ سالہ مشہور معروف ہر دلعزیز خضاب - ایسا مفید اور ارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبودار و بیغیر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے - ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا - بابد ہنے کی دقت نہیں - اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرمائیں - ہم بفضلہ دروغگوئی کو لعنت اور دھوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں - بجائے اس بینظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق خضاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں - قیمت فی شیشی بکس معہ برش عہ علاوہ محصول وغیرہ زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت -

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے -

پتہ

مینیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان

---

# تجرید بخاری اردو

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں - پھر من فلاں و عن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے - الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا - اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور واحدی حدیث انتخاب فرمائی - کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے - چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں - اسی نادر یا مگر ذرہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈیمی کاغذ پر چھپا پایا ہے جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے - کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بیبہا تحفہ ہے - حجم ساڑھے پانچسو صفحے - قیمت صہ محصولڈاک ۸ر

## دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعرائے دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخہ سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے - حکمت و تصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے -
حجم سواسو صفحے مجلد قیمت عہ محصولڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ :- مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹرہ ولی شاہ لاہور

# ہندوستان کی خبریں

## دہلی یونیورسٹی کا افتتاح

شملہ ۴ مئی - ۲ مئی کو قانونی فیصلے کے مطابق دہلی یونیورسٹی کا کام باقاعدہ طور پر شروع ہوگیا - وائسرائے نے ڈاکٹر گور وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی کی کامیابی کے لئے دل سے دعا کی اور کہا - امید کرتے ہیں کہ قابل رہنمائی میں کام کرتی ہوئی یہ یونیورسٹی ہندوستان کی تعلیمی منتہاؤں میں سب سے اول صف میں کھڑی ہونے کی کوشش کریگی -

## گجرات پراونشل کانفرنس کی صدر

بمبئی - ۲ مئی - شریمتی کستور بائی اہلیہ مسٹر گاندھی گجرات پراونشل کانفرنس کی پردھان ہونگی کانفرنس بمقام آنند ہوگی - گجرات پراونشل کمیٹی نے گجرات کے دو ضلعوں میں اچھوت ذات (مظلوم) جاتی کے اندر کام کرنے کے لئے ۹ ہزار روپیہ منظور کیا ہے -

## برہما میں تحقیقات کا کام

رنگون - ۳ مئی - گلاسگو یونیورسٹی کے پروفیسر گریگوری آئے ہیں - کہ شمالی برہما سے سلسلہ کوہ ہمالیہ کے اخیر تک ریسرچ (دریافت) کا کام کریں -

## گاؤکشی کی ممانعت کا مطالبہ

بمبئی - ۳ مئی - بمبئی میں ۲ زبردست پبلک جلسوں میں گئوکشی کی بندش کا مطالبہ کیا گیا -

## زہریلی گیس سے اتلاف جان

بنگلور ریکم مئی چک نائک کی اطلاع ہے - کہ کنوئیں کی تہ میں دو آدمی کام کرتے کرتے مرگئے - کہا جاتا ہے - کہ زہریلی گیس کے سبب سے ان کا دم گھٹ گیا تھا - دو مزید آدمی انہیں بچانے کے لئے گئے تھے - وہ بھی ہلاک ہوگئے - سرکاری تحقیقات جاری ہے -

## دکن میں ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم

حیدر آباد - یکم مئی حضور نظام دکن نے ابتدائی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم عام کر دی ہے - آپ کے مجریہ فرمان میں مرقوم ہے کہ طلباء سے کسی قسم کی فیس لی جائے - اور تمام مدارس کے خراجات سرکاری خزانے سے پورے کئے جاویں - حکومت نظام نے تاحال کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے - کہ تعلیم لازمی کردی جائے

## پراونشل کانگریس کمیٹی صوبجات متحدہ کا فیصلہ

لکھنؤ - ۲ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ پراونشل کانگرس کمیٹی صوبجات متحدہ کی مجلس نافذہ نے کل الہ آباد کے اجلاس میں طے کیا ہے - کہ بہت جلد انفرادی خلاف ورزی قانون شروع کردی جائے - پراونشل کانگرس کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۲۹ مئی کو ہوگا - جہاں خلاف ورزی قانون شروع کرنے کے طریقے بالتفصیل بیان کئے جائیں گے -

## لاہور میونسپلٹی میں مسجد اور مندر کے گرائے جانیکا سوال

شہر لاہور میں شاہ عالمی دروازہ کے باہر جہاں کسی وقت ٹمٹموں کا اڈا ہوتا تھا - پچھلے دو تین دن کے اندر ایک عالیشان مسجد تیار کی گئی ہے - اور اس کے پاس ہی برلب سڑک ایک ہندو مندر بھی اسی اثنا میں تیار کیا گیا ہے - جن حالات میں یہ مسجد اور مندر تیار کئے گئے ہیں - وہ نہایت عجیب ہیں - مسجد کی تعمیر کے واسطے ایک سابقہ ٹکڑے پر عمارت بنانے کے لئے گذشتہ ماہ اگست میں ایک نقشہ میونسپل کمیٹی میں داخل کیا گیا - جو عارضی طور پر کمیٹی کی جانب سے نامنظور ہوا - بعد میں تحقیقات ہوتی رہی - بعض ممبروں کا یہ خیال تھا - کہ یہ زمین کمیٹی کی ملکیت ہے - اور اس لئے تا فیصلہ اس امر کے کہ زمین کس کی ملکیت ہے - یہ نقشہ نامنظور کیا جائے - مگر باینہمہ مسلمانوں نے جمعہ کے روز مسجد کو تعمیر کرنا شروع کردیا - ہندوؤں نے بھی اس مقام سے تقریباً سو قدم کے فاصلہ پر جہاں کچھ عرصہ سے ایک ہندو سبیل واقع ہے - اور جہاں ایک پیپل کا درخت بھی موجود ہے - ایک مندر تعمیر کرلیا - مسجد کا معاملہ کمیٹی کے خاص اجلاس میں پیش ہوا - اور اگرچہ مسجد کے گرائے جانے کا سوال ایجنڈا پر نہ تھا لیکن کثرت رائے سے فیصلہ ہوا - کہ مسجد کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کے سوال پر بحث کی جائے - اور بعد میں مندر کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کے سوال پر غور کیا گیا - اور کثرت رائے سے یہ تجویز گرگئی - اس پر چند مسلمان ممبروں نے اعتراض کیا - کہ مسجد کے متعلق ووٹ لینے میں غلطی ہوئی ہے - مگر پریذیڈنٹ صاحب نے اس کے خلاف فیصلہ دیا - اس پر مسلمان ممبر اٹھکر کمیٹی سے چلے گئے - اور ہندو ممبر بھی جو شروع سے چاہتے تھے - کہ آج یہ معاملہ زیر بحث نہ لایا جائے وہ بھی کمیٹی چھوڑ کر چلے گئے - اور کمیٹی کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکی - دوسرے دن ۳ مئی شام کو ٹاؤن ہال لاہور میں پانچ بجے ممبران میونسپل کمیٹی کا اجلاس ہوا - چوہدری شہاب الدین صاحب صدر نے فیصلہ کیا - کہ یہ میٹنگ پرائیویٹ ہے - لہذا پبلک کو ہال سے چلے جانا چاہیے چنانچہ لوگ اٹھکر چلے گئے بحث و مباحثہ کے بعد قرار پایا کہ مندر و مسجد کی تعمیر کیلئے جو نقشہ جات کمیٹی میں پڑے ہیں - انہیں منظور کرلیا جائے لیکن نقشوں کے باہر کمیٹی کی جس قدر زمین پر عمارات بنائی گئی ہیں - ان کو گرا دیا جائے - اور اس کے لئے ہندوؤں اور مسلمانوں کو دو ہفتہ کی مہلت دی جائے - کمیٹی کے باضابطہ جلسہ میں یہ سوال پیش ہوگا -

## مولوی آزاد سبحانی کو مالابار جانے سے روک دیا گیا

مدراس - یکم مئی - مسٹر اینس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مالابار نے امتناعی حکم جاری کیا ہے - کہ مالابار میں بحالی امن کے قانون میں جو رقبہ بیان کیا گیا ہے اور جو فہرست میں شامل ہے - مولوی آزاد سبحانی اس کے کسی حصہ میں داخل نہ ہوں -

## مولوی حسرت موہانی کو سزائے قید

مولوی فضل الحسن حسرت موہانی کو جیوری کے متفقہ فتویٰ بے گناہی کے خلاف جج (مسٹر ڈی سوزا) نے بالآخر تین تقریروں میں سے ہر ایک کے لئے زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند دو دو سال قید بامشقت کی سزا دی - مگر یہ سزائیں یکبارگی شروع ہونگی - دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند کے تحت "بادشاہ سے جنگ" کا الزام بھی جج کی نگاہ میں ثابت شدہ ہے - تاہم اس کا معاملہ فیصلہ کے لئے ہائی کورٹ میں بھیجا گیا ہے -

**مولوی حسرت موہانی کا مقدمہ ہائی کورٹ میں**

احمد آباد۔ ۴ رمئی۔ مولوی حسرت موہانی کے خلاف ترغیب جنگ کے ذریعہ اعانت ... کے مقدمہ کی سماعت تعطیلوں کے بعد ماہ جون میں بمبئی ہائی کورٹ کے سامنے ہوگی۔ سیشن جج کے فیصلہ سناد دینے کے بعد مسٹر کیمپ نے کہا کہ وہ مولوی حسرت موہانی کے خلاف اس مقدمے کی پیروی نہیں کرینگے جس میں ان پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی مسلم لیگ کی تقریر صدارت ایک اخبار کے نمائندے کو بغرض اشاعت دی تھی۔

**یورپ میں وفد خلافت کی طلبی**

بمبئی۔ ۴ رمئی۔ لندن سے سیٹھ چھوٹانی صاحب صدر مرکزی خلافت کمیٹی کو ڈاکٹر رشید کا پیغام موصول ہوا ہے۔ کہ اس وقت ضرورت ہے کہ ہندوستان سے ایک وفد خلافت یورپ میں آئے۔ اور وہاں گفت و شنید کرے۔

**پنجاب میں قتل۔ ڈاکہ اور چوری کی وارداتیں**

لاہور۔ ۴ رمئی۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پنجاب میں مارچ ۱۹۲۲ء میں فروری کی نسبت مارچ ۲۲ء میں قتل۔ ڈاکہ اور چوری کی زیادہ وارداتیں ہوئی ہیں۔

**مالوی جی کو پشاور میں تقریر کی ممانعت**

پشاور۔ ۲ رمئی۔ پنڈت مدن موہن مالوی صاحب کا یکم مئی کو پشاور ریلوے سٹیشن پر نہایت سرگرمی سے استقبال کیا گیا۔ اور سٹیشن کے باہر آپ نے چند کلمات میں لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ حکام ضلع نے پنڈت جی کو نوٹس کے ذریعہ اطلاع دی کہ پشاور میں ۱۸ ماہ سے جلسے بند ہیں۔

**راولپنڈی میں مشین گن کا نام سنکر لوگ بھاگ گئے**

ہمعصر شانتی کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ راولپنڈی گنج منڈی میں گوردوارہ پر ایک جلسہ ہورہا تھا۔ ایک صاحب تقریر کر رہے تھے کہ دو پولیس سوار جن کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں جلسہ کے پاس سے گذرے۔ یہ دیکھکر کسی شخص نے کہدیا۔ کہ مشین گن آگئی۔ جلسہ کے حاضرین تمام فرار ہوگئے۔ کئی آدمی زخمی ہوگئے اور جلسہ گاہ فوراً ہی صاف ہوگئی۔

**دن دہاڑے ۳۰ ہزار روپیہ کے نوٹوں کی لوٹ**

الہ آباد۔ ۳ رمئی۔ ۱۰ بجے دن کو الہ آباد بنک الہ آباد نے امپیریل بنک کی شاخ الہ آباد میں ۳۰ ہزار روپیہ کے نوٹ روانہ کئے۔ بنک کا گماشتہ اور چپراسی نوٹوں کو لیکر یکہ میں سوار آرہے تھے۔ کہ پاس سے ایک سیاہ رنگ کی موٹر گاڑی گذری۔ آگے چلکر گاڑی کا سٹور روڈ اور کولینز روڈ کے اتصال پر انسپکٹر جنرل پولیس کے بنگلہ کے پاس کھڑی ہوئی ملی۔ یکہ کے پاس سے گذرتے وقت موٹر کے چار آدمیوں میں سے ایک شخص جو سفید کپڑے اور زرد پگڑی پہنے ہوئے تھا بڑی لاٹھی لیکر اترا۔ اور اس نے یکہ روک لیا۔ گماشتہ اور یکہ بان دونوں اتر پڑے اور چپراسی کو لاٹھی کی ضرب لگا کر نیچے اتار لیا۔ اور اس سے نوٹوں کا تھیلہ چھین کر جھٹ موٹر میں سوار ہوگیا۔ موٹر کے دور پہنچ جانے پر گماشتہ نے شور مچایا اور بنک میں پہنچکر معاملہ کی رپورٹ کی۔ پولیس کو بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی گئی موٹر پر کوئی نمبر نہیں تھا۔ چار وں سواریاں پوشاک سے ہندو معلوم ہوتی تھیں۔ پولیس نے ملزموں کی تلاش میں ہر طرف موٹر گاڑیاں روانہ کیں۔ ضلع سلطان پور میں دو عورتیں اور تین آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان کی گرفتاری الہ آباد سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر عمل میں آئی ہے۔ اور ان کے قبضہ سے ۶ ہزار روپیہ کے نوٹ برآمد ہوئے ہیں۔

**ناظم جمعیۃ العلماء کو سزائے قید**

دہلی۔ ۴ رمئی۔ مولوی عبدالحلیم صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند کو مسٹر گنگولی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے بروئے قانون امتناع مجالس باغیانہ چھ ماہ قید محض کی سزا دیگئی۔

**مسٹر کیلکر کا استعفےٰ**

پونا۔ ۳ رمئی۔ مسٹر کیلکر نے مہاراشٹر پراونشل کانگرس کمیٹی کی صدارت سے استعفا دیدیا ہے۔

# غیر ممالک کی خبریں

**آئرلینڈ میں بنک لوٹے گئے**

لنڈن۔ یکم مئی۔ چند مسلح آدمیوں نے جو اپنے آپ کو جمہوریہ آئرلینڈ کے بے قاعدہ فوج کے سپاہی کہتے تھے بچلسٹرن کے بنک پر حملہ کردیا۔ اور وہاں کے افسروں کو مجبور کیا۔ کہ دس ہزار پونڈ ادا کریں۔ بنک آوف آئرلینڈ کی دیگر شاخوں لمرک۔ واٹرفورڈ۔ ویسٹ پورٹ بلیانہ دکفو۔ ڈاینس سلیگو اور چند دیگر مقامات پر حملے کئے گئے۔ اور چالیس ہزار پونڈ سے زیادہ رقم وصول کی گئی۔ جسکی رسیدیں دیدی گئیں حملہ آوروں نے بیان کیا کہ یہ روپیہ افواج جمہوریہ آئرلینڈ کے اخراجات کے لئے جمع کیا جارہا ہے۔

**بینک لوٹنے کا طریقہ**

لنڈن۔ ۲ رمئی۔ ہر جگہ بینکوں پر حملہ کرنے کا تقریباً تقریباً ایک ہی طریقہ تھا۔ مسلح آدمی موٹر کاروں میں بیٹھکر بنک کے احاطہ میں داخل ہوجاتے تھے۔ اور عہدہ داران بنک سے سرمایہ کا مطالبہ کرتے تھے جن کے لئے سوائے حاضر کر دینے کے کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ حملے ایسی صفائی کے ساتھ کئے جاتے تھے کہ راستہ چلنے والوں کو خبر تک نہ ہوتی تھی۔ کل رقم فراہم شدہ کی مقدار ۴۰ ہزار پونڈ سے بڑھ گئی ہے۔

**برطانیہ کے محکمہ جاسوسی کی کامیابی**

لنڈن۔ ۲۹ راپریل۔ ہوم سکرٹری نے شاہی اتفاقیہ کی دعوت پر انقلاب انگیز دھمکی کا ذکر کرتے ہوئے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ برطانیہ عظمیٰ کے محکمہ جاسوسی کو جیسی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ویسی کہیں نہیں ہوئی۔

**سمرنا میں یونانیوں کی شورش**

لنڈن۔ ۲ رمئی۔ آج دیوان عام میں مسٹر پار کرنے اس اطلاع کے متعلق کہ یونانی فوج کے ایک حصے نے سمرنا د آیونیا کے تخلیہ کے خلاف شورش کی ہے۔ اور اتحادیوں کی بیروائی کر کے سمرنا میں رہنا چاہتی ہے میجر جنرل صرحیاد رلس دنیا و تشنید کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت یونان نے اس